یہودیت

تحریر: عمر فاروق۔ مومن آباد فیصل آباد

امام ابن حزم، شیتہ الحمد اور الدکتور ضیاء الرحمٰن الاعظمی نے لکھا ہے (وہ لوگ جو اپنے آپ کو موسیٰ علیہ السلام کے متبع سمجھتے ہیں۔ یہودی کہلاتے ہیں۔ یہ اس قدر وسیع المیعاد اور شر العباد قوم ہے کہ سب سے زیادہ انبیاء علیہم السلام اسی قوم کو سدھارنے کے لئے بھیجے گئے۔

مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری الرحیق المختوم میں لکھتے ہیں: "ارکانوا اصحاب دسائس و مو۹ مرات وعتو و فساد یلقون العدواۃ والشحناء بین القبائل العربیہ المجاورۃ"

کہ یہود سازش سرکش اور تخریب کار قوم ہے۔

اور محمد نمر الخطیب اپنی کتاب "حقیقتہ الیہود" میں ان کا تعارف یوں کرواتے ہیں۔

"الیہود غلیظ القلب صلب الرقبۃ ابن الافعی قاتل الانبیاء وراجم المرسلین" کہ یہود شقی القلب اکڑی گردن والے سانپ کے بچے اور انبیاء و رسل کی قاتل قوم کا نام ہے۔ قرآن مجید میں ان کے بارے میں آتا ہے۔ "من الذین ھادوا یحرفون الکلم عن مواضعہ و یقولون سمعنا و عصینا" اور دوسری جگہ فرمایا: "و ضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ وباء وابغضب من اللہ ذلک بانھم کانوا یکفرون بایت اللہ و یقتلون النبیین۔"

انبیاء و رسل کی قاتل اور خدا کی اس باغی قوم نے یہودیت کی شکل کو بگاڑا۔ کتاب اللہ میں تحریف کی جس کی پاداش میں ان پر غضب جباریوں نازل ہوا۔ "و قلنا لھم کونوا قردۃ خاسئین" شکلیں مسخ جنس تبدیل اور تین دن کے اندر اندر صفحہ ہستی سے ان کا نام و نشان مٹ گیا۔

اسی لئے امام ابن حزم اور احمد سوسہ نے لکھا ہے کہ یہود مدینہ قدماء یہود کی نسل سے نہیں تھے۔ بلکہ ان کی طرف منسوب تھے۔ بہرحال یہودیت کی طرف منسوب اس قوم کو بخت نصر نے بہانہ قتل اور قید و بند کا نشانہ بنایا۔ ان میں سے جو بچ نکلے وہ عہد رسالت مآب میں جذیہ دے کر ذلت کی زندگی بسر کرتے رہے۔

حتیٰ کہ فرمان نبویؐ کے مطابق (اخرجوا الیہود من جزیرة العرب) فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے انہیں جزیرہ سے جلا وطن کر دیا اور یہ در در کی ٹھوکریں کھاتے رہے۔ انہیں کہیں قرار نصیب نہ ہوا۔ حتیٰ کہ امریکہ بھی ان کی عادات بد سے خائف تھا۔ اس نے بھی انہیں پناہ نہ دی۔ جیسا کہ (یہودیۃ العالمیہ) کے مصنف نے ایک امریکی صدر کا خطاب نقل کیا ہے۔ "اذالم تخرجوا الیہود من امریکا الی الابد فان اولادکم و احفادکم سیلعنونکم فی قبورکم" کہ اگر تم نے یہود کو ہمیشہ کیلئے امریکہ سے جلا وطن نہ کیا۔ تو تمہاری اولاد تم پر لعنت بھیجے گی۔

آخرکار خدا کے غضب کا شکار یہودیت بالآخر ۱۹۴۸ء میں فلسطین جا بسی اور یہ بھی ان کی بدباطنی کا ثبوت تھا کہ انہوں نے عالم اسلام کے درمیان اپنی ریاست قائم کر کے عالم اسلام کے دل میں خنجر گھونپ دیا۔ لیکن پھر بھی وہ سکون سے حکومت نہیں کر سکے اور نہ ہی کر سکیں گے۔

اور اب موجودہ دور میں بھی یہودیت مختلف روپ دھارے لوگوں کو گمراہ کرنے میں مصروف ہے۔ قومیت، دہریت، اشتراکیت، شیوعیت وغیرہ ان کی مختلف شکلیں ہیں۔ اور اس وقت دنیا میں یہود کی تعداد ۱۵ ملین یعنی ڈیڑھ کروڑ ہے اور ان کی سب سے فعال تنظیم الماسونیا ہے چھ کونوں والا ستارہ اسی قوم کا شعار ہے۔

علامہ اقبال نے کہا تھا:

تاک میں بیٹھے ہیں مدت سے یہود سود خوار — جن کی روباہی کے آگے ہیچ ہے زور پلنگ
خود بخود گرنے کو ہے پکے پھل کی طرح — دیکھیے پڑتا ہے جس کی جھولی میں فرنگ